تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ
جلد نمبر: 8
شمارہ: 06

انٹرنیٹ گزٹ
جون 2018ء

المنار

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔یو۔کے

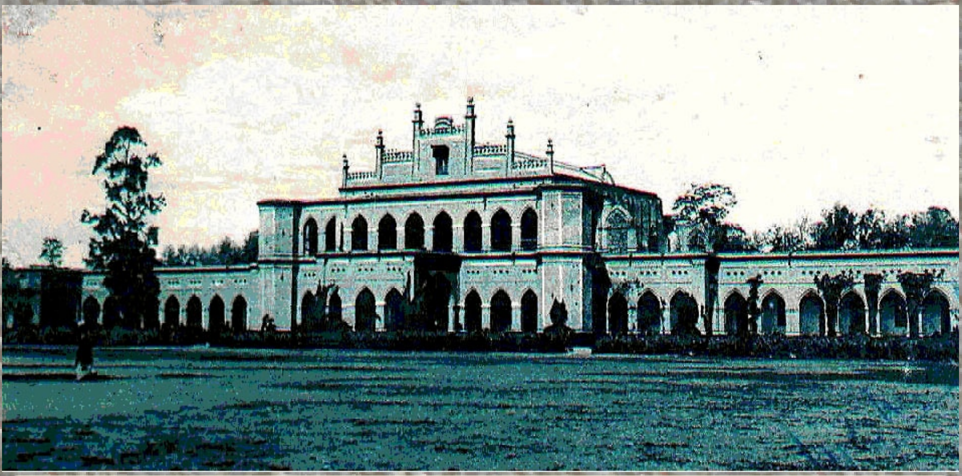

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - U.K
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987
ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ (سورۃ البقرۃ :186)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اُس کو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اُس کو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری باب فضلِ لیلۃ القدر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”ان باتوں سے روزہ کی حقیقت ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے نفس پر تسلّط پیدا کر لیتا ہے کہ گھر میں اس کی ضرورت اور استعمال کی چیزیں موجود ہیں اگر اپنے مولا کی رضا کے لئے وہ حسب تقاضائے نفس ان کو استعمال نہیں کرتا تو جو اشیاء اس کو میسّر نہیں ان کی طرف نفس کو کیوں راغب ہونے دے گا۔ رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے۔“

(الحکم 24 جنوری 1904 صفحہ 12)

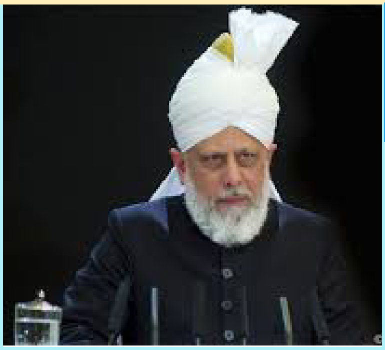

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اگر تم رمضان کے مہینہ میں لاپرواہی سے کام لوگے اور روزے کو کچھ اہمیت نہیں دو گے یا اگر روزے رکھ لو گے کہ گھر میں سب رکھ رہے ہیں شرم میں رکھ لو اور نمازوں میں سستی کر جاؤ قرآن کریم پڑھنے میں سستی کر جاؤ قرآن کریم بھی رمضان میں ہر ایک کو کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہئے تو یہ روزے تمہارے خدا کی خاطر نہیں ہوں گے اگر یہ سستی ہوتی رہی، یہ تو دنیا دکھاوے کے روزے ہیں۔“ (خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 417)

”پس دعاؤں کی قبولیت اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے اور اس کے نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ میں ہی ملیں گے۔“ (الفضل 18 اگست 2010)

کھڑکی کا مقصد

(لقمان احمد سلطان)

کھڑکی کا واقعہ مشہور ہے۔ایک شخص نے اپنا مکان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور عرض کی کہ اس میں ہوا کیلیئے کھڑکی بھی رکھی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر کھڑکی رکھنے کی نیت یہ ہوتی کہ اذان کی آواز آئے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ہوا تو آنی ہی تھی۔

پیارے دوستو! یہی بات ہماری زندگی کے ہر کام میں ہونی چاہیئے۔ نیت اور مقصد اگر نیک ہے تو دنیاوی کام کا بھی ثواب ہے، بلکہ کلماتِ الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا ہر کام جو وہ خدا کی رضا کے مطابق کرتا ہے وہ عبادت ہی ہوتا ہے۔یہ ایک نہ ختم ہونے والا وسیع مضمون ہے۔

بات کھڑکی کی ہو رہی تھی۔ثابت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری زندگی میں کھڑکی کی اہمیت معمولی نہیں۔کھڑکی کو انگریزی میں ونڈو کہتے ہیں اور کمپیوٹر بھی ونڈو کے سہارے ہی چلتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں روپوں کا کمپیوٹر چند روپوں کی ونڈو انسٹال کیئے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔

دوست حیران ہونگے کہ مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک عجیب مبارک کھڑکی کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ذرا غور سے پڑھیں، فرمایا:

”میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ 39)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے، جو اپنے پیاروں کی خواہشوں کو ہمیشہ پورا فرماتا ہے، اپنے پیارے مسیح کی یہ خواہش بھی عظیم الشان طریق سے پوری فرمائی کہ MTA کے ذریعے ایک مستقل کھڑکی قائم فرما دی جس میں حضور علیہ السلام کی پیاری باتیں آپ کے جانشین اور خلیفہ کے ذریعے ہر گھر میں ہوتی ہیں اور خدا کا خلیفہ ہر ہفتے ایم ٹی اے کی کھڑکی کھول کر اپنے مریدوں سے باتیں کر لیتا ہے۔مبارک ہیں وہ گھرانے جہاں ایم ٹی اے کی مبارک کھڑکی کھلتی ہے اور روحانی ہوا گزر کر جسم و جاں کو معطر کرتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار پاکستان کے ایک بڑے شہر میں گھروں کے تربیتی دورے پر گیا۔ایک گھر کا دورہ کیا، انھوں نے نیا بنگلہ بنایا تھا جس پر لگ بھگ 3 کروڑ سے زائد کی لاگت آئی۔خاکسار نے مختلف تربیتی امور کا جائزہ لینے کے بعد ان سے عرض کی کہ آپ نے اپنے نئے گھر میں کھڑکی نہیں لگائی؟ کہنے لگے بہت سی کھڑکیاں ہیں، میں نے کہا کہ MTA کی کھڑکی؟ کہنے لگے کہ بس سُستی ہوگئی۔ میں نے بڑے پیار اور حکمت سے سمجھایا کہ آپ کے بقول اتنا پیسہ لگایا، سہولت کی ہر چیز اس میں رکھی اور خدا کے خلیفہ کا دیدار کرنے کیلیئے کوئی سامان نہیں کیا؟ پھر خاکسار نے ان کو بھی کمپیوٹر کا نظام چلانے کیلیئے ونڈو کی مثال دیتے ہوئے سمجھایا کہ اس روحانی ونڈو کے بغیر ہمارے گھر کا نظام چل ہی نہیں سکتا۔اسلیئے فوراً کھڑکی لگوائیں اور روحانی ہوا کے تازہ جھونکوں سے فائدہ اٹھائیں۔

فارسی کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ہر کہ بر وَفقِ حُکم، مَشغول است
بر سر اُجرت است و مقبول است

ہر شخص جو خدا کے احکام کے موافق زندگی گزار رہا ہے،
وہ اجر کا حقدار ہے اور بارگاہ خداوندی میں مقبول ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تہجد اور سحری کا مبارک طریق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۵ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب علیہ السلام کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔

آپؑ کی یہ عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کرکے آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔ جس میں آپؑ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے یعنی: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع وسجود میں يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اکثر پڑھتے تھے اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سُن سکتا تھا نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہوجاتی تھی اور آپ بعض اوقات اذان کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ دراصل مسئلہ تو یہ ہے کہ جب تک صبح صادق افق مشرق سے نمودار نہ ہوجائے سحری کھانا جائز ہے اذان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ صبح کی اذان کا وقت بھی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر مقرر ہے۔ اس لئے لوگ عموماً سحری کی حد اذان ہونے کو سمجھ لیتے ہیں۔ قادیان میں چونکہ صبح کی اذان صبح صادق کے پھوٹتے ہی ہوجاتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ بعض اوقات غلطی اور بے احتیاطی سے اس سے بھی قبل ہوجاتی ہو۔ اس لئے ایسے موقعوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اذان کا چنداں خیال نہ فرماتے تھے اور صبح صادق کے تبیّن تک سحری کھاتے رہتے تھے اور دراصل شریعت کا منشاء بھی اس معاملہ میں یہ نہیں ہے کہ جب علمی اور حسابی طور پر صبح صادق کا آغاز ہو اس کے ساتھ ہی کھانا ترک کر دیا جاوے بلکہ منشاء یہ ہے کہ جب عام لوگوں کی نظر میں صبح کی سفیدی ظاہر ہوجاوے اس وقت کھانا چھوڑ دیا جاوے۔

چنانچہ تبیّن کا لفظ اسی بات کو ظاہر کررہا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کی اذان پر سحری نہ چھوڑا کرو بلکہ ابن مکتوم کی اذان تک بیشک کھاتے پیتے رہا کرو۔ کیونکہ ابن مکتوم نابینا تھے اور جب تک لوگوں میں شور نہ پڑجاتا تھا کہ صبح ہوگئی ہے، صبح ہوگئی ہے اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 295، 296)

مسجدیں گرا کے تم خود کو کیا سمجھتے ہو

سانحہ سیالکوٹ پر

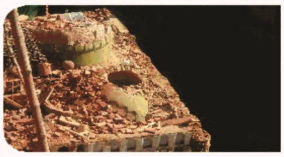

مسجدیں گرا کے تم خود کو کیا سمجھتے ہو
ناخدا سمجھتے ہو یا خدا سمجھتے ہو
جس کا گھر گراتے ہو اس کا ڈر نہیں تم کو
اس کے غیض سے خود کو ماورا سمجھتے ہو
کیا کبھی جواخانہ آج تک گرایا ہے
معبدوں کو کیوں آخر تم برا سمجھتے ہو
کیا سیالکوٹوں میں دیدہ ور نہ تھا کوئی
جاہلوں کی ٹولی کو قافلہ سمجھتے ہو
روشنی سے تم نے کیوں جنگ چھیڑ رکھی ہے
رات کے اندھیرے کو راہنما سمجھتے ہو
شمر اور یزیدوں کو دائیں بائیں رکھتے ہو
اور خود کو وارثان کربلا سمجھتے ہو
ہم تو لکھتے جائیں گے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ
تم اِسے مٹانے کو معرکہ سمجھتے ہو

عبدالکریم قدسی

اردو شاعری کے مشہور اشعار
جن کا صرف ایک ہی مصرعہ مشہور ہوا

اردو شاعری کی تاریخ میں بہت سے ایسے اشعار ہیں کہ جن کا ایک مصرعہ اتنا مشہور ہوا کہ ان کا دوسرا مصرعہ جاننے کی کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ ایسے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

خط ان کا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

نزاکت بن نہیں سکتی حسینوں کے بنانے سے
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

یہ راز کوئی راز نہیں سب اہل گلستاں جانتے ہیں
ہر شاخ پہ اُلّو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

داورِ محشر میرے نامہ اعمال نہ کھول
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو

غم و غصہ و رنج و اندوں و حرماں
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

مریض عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

شاخ گل اپنی صرف میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

بہت جی خوش ہوا حالی سے مل کر
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے

نہ گورِ سکندر نہ ہی قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سُنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سُنا ہوتا

جذبہ شوق سلامت ہے تو انشاء اللہ
کچے دھاگے سے چلیں آئیں گے سرکار بندھے

قریب ہے یارو روزِ محشر، چھپے کا کشتوں کا خون کیونکر
جو چُپ رہے گی زبان خنجر، لہو پکارے گا آستین کا

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے بھی ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام

دوستو اس چشم ولب کی کچھ کہو جس کے بغیر
گلستاں کی بات رنگیں ہے نہ مے خانے کا نام

(فیض احمد فیض)

اردو کے معروف مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی انتقال کر گئے

اردو کے معروف مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی 95 برس کی عمر میں 20 جون 2018ء بروز بدھ کراچی میں انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ طویل عرصے سے علیل تھے۔

ان کی نماز جنازہ جمعرات کو کراچی کے علاقے ڈیفنس فیز 5 کی سلطان مسجد میں ادا کی جائے گی۔

اردو مزاح کا عہدِ یوسفی ختم ہوگیا

مشتاق یوسفی کے دستاویزات کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش 4 اگست 1923 ہے اور وہ انڈیا کی ریاست راجستھان میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے تقسیم ہند کے بعد پاکستان ہجرت کی اور کراچی میں سکونت اختیار کی۔

پاکستان کے مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق مشتاق احمد یوسفی کو ادب میں نمایاں کارکردگی پر حکومت پاکستان کی جانب سے 1999 میں ستارۂ امتیاز اور 2002 میں ہلال امتیاز سے نوازا گیا۔

مشتاق احمد نے ابتدائی تعلیم جے پور ہی میں حاصل کی۔ 1945 انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے فلسفے میں ایم اے کیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اردو کے ایک اور بے بدل، صاحبِ اسلوب نثر نگار مختار مسعود اسی زمانے میں علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے۔

1946 میں پی سی ایس کر کے مشتاق احمد یوسفی ڈپٹی کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر مقرر ہو گئے۔ اسی سال ان کی شادی ادریس فاطمہ سے ہوئی جو خود بھی ایم اے فلسفہ کی طالبہ تھیں۔

وقف عارضی کی بابرکت تحریک

(پروفیسر آصف علی پرویز ۔ سیکرٹری وقف عارضی تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے)

وقف عارضی کی بابرکت تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے جاری فرمائی تھی۔ اس تحریک کے ماتحت ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں ممبران جماعت نے چند ہفتے وقف کئے۔ میں بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہوں جسے اس تحریک میں حصہ لینے کا اعزاز ملا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اس دفعہ خاکسار کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ خاکسار تعلیم الاسلام کالج کی ایسوسی ایشن میں بطور سیکرٹری منتخب ہوا۔ خاکسار نے یہاں انگلستان میں Humanity First سے رابطہ قائم کیا اور محترم مصور ادریس صاحب سے ملاقات کی جو UK Humanity First کے نائب چیرمین ہیں۔ میں نے ان سے چند اہم سوالات کئے۔ آپ بھی ہماری گفتگو میں شامل ہوجائیں۔

آصف: آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت سے میرے ساتھ گفتگو کیلئے وقت نکالا۔

مصور صاحب: مجھے بھی آپ سے گفتگو کرکے خوشی ہے اور خاص طور پر کہ تعلیم الاسلام کالج ایسوسی ایشن یو کے کے ممبران کچھ وقت وقف عارضی کر کے ہمارے ساتھ کام کریں گے۔

آصف: یہ بتائیں کہ کتنے دن کیلئے وقف عارضی کیا جائے۔

مصور صاحب: اس میں وقت کی تو کوئی پابندی نہیں۔ عام طور پر دوست ایک یا دو ہفتے اس کے لئے وقف کرتے ہیں۔

آصف: بالعموم واقفین کہاں بھجوائے جاتے ہیں۔

مصور صاحب: ہمارے بعض پراجیکٹ UK میں ہیں۔ اس کے علاوہ افریقہ کے کئی ممالک میں بھی پراجیکٹ چل رہے ہیں۔

آصف: آپ کے کاموں کی کیا نوعیت ہے؟

مصور صاحب: مختلف قسم کے پراجیکٹ ہیں۔ مثلاً بعض ملکوں میں سکولوں کی عمارتوں میں کام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے Water For Life کے تحت پانی کے پمپ لگوانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر واقف میڈیکل کے شعبہ سے تعلق رکھتا ہو تو پھر ان کی طبی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

آصف: جو واقف بیرون ملک جاتے ہیں ان کے ویزہ کا انتظام کون کرتا ہے۔ اسی طرح ہوائی جہاز کا ٹکٹ کیا واقف خود خریدتا ہے۔

مصور صاحب: ویزہ کا انتظام تو ہم کرتے ہیں۔ جہاں تک ٹکٹ کا تعلق ہے وہ بالعموم واقف خود ہی خریدتا ہے۔ استثنائی حالت میں اس بارے میں کچھ مالی مدد کی جاسکتی ہے۔

آصف: واقف کیلئے رہائش کا کیا انتظام ہوتا ہے؟

مصور صاحب: واقف افریقہ کے ملک کے امیر صاحب کے نظام کے ماتحت کام کرتا ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام وہی کرتے ہیں۔

آصف: اگر ہماری ایسوسی ایشن کے چند ممبران مل کر جانا چاہیں تو کیا اس کا انتظام ہوسکتا ہے۔

مصور صاحب: کیوں نہیں؟ تاہم اس گروپ کے ممبران ہم سے رابطہ کریں تاکہ جماعتی نظام کے تحت انہیں بھجوایا جاسکے۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ اس

مکرم معزز ممبران تعلیم الاسلام کالج ایسوسی ایشن

آپ نے ابتدائی اور ضروری معلومات پڑھ لی ہیں۔ خاکسار کی آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے آپ کو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کیلئے پیش کریں۔ جیسا کہ آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ ہمیں مختلف قسم کے Skills رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ مثلاً شعبہ تعمیرات، شعبہ تدریس وغیرہ۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے پاس کوئی اور بھی Skills ہیں تو براہ کرم خاکسار سے ضرور رابطہ کریں۔ آپ کی ہر طرح مدد کی جائے گی۔ انشاءاللہ۔

خاکسار - آصف علی پرویز

ٹیلیفون: 07758497285

گروپ کے ممبران کے پاس کون کون سے Skills ہیں تاکہ اس ملک کے امیر صاحب سے رابطہ قائم کرکے ان کے Skills سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔

آصف: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے بنیادی معلومات ہمیں مہیا فرمائیں۔ انشاء اللہ ہم اس کو رسالہ المنار یوکے میں شائع کریں گے اور انفرادی طور پر بھی یہ معلومات ممبران کو پہنچائی جائیں گی۔ ہماری کوشش ہوگی کہ نہ صرف ایسوسی ایشن کے ممبران اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں بلکہ ہم ایسوسی ایٹ ممبران کو بھی دعوت دیں گے کہ وہ بھی اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ جزاکم اللہ۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران سے التماس

☆ کیا آپ نے سالِ رواں 2014 کی ممبر شپ فیس (£24) ادا کردی ہے؟ اگرنہیں تو براہ کرم جلد ادا کردیں۔

☆ کیا آپ نے مستحق اور نادار طلبہ کی مالی اعانت کے لئے ادائیگی کردی ہے؟ اگر نہیں تو اس کارِخیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

TICOSA UK
Bank Name : Natwest Bank
Sortcode : 602009
Account number : 35109920

عبدالمنان اظہر۔ سیکریٹری فائیننس و نائب صدر

07886381033

دیا خاموش ہے لیکن کسی کا دل تو جلتا ہے
چلے آؤ جہاں تک روشنی معلوم ہوتی ہے

(نشور واحدی)

غزل..عرفان صدیقی

اٹھو یہ منظرِ شب تاب دیکھنے کے لیے
کہ نیند شرط نہیں خواب دیکھنے کے لیے

عجب حریف تھا میرے ہی ساتھ ڈوب گیا
مرے سفینے کو غرقاب دیکھنے کے لیے

وہ مرحلہ ہے کہ اب سیلِ خوں پہ راضی ہیں
ہم اس زمین کو شاداب دیکھنے کے لیے

جو ہو سکے تو ذرا شہ سوار لوٹ کے آئیں
پیادگاں کو ظفر یاب دیکھنے کے لیے

کہاں ہے تو کہ یہاں جل رہے ہیں صدیوں سے
چراغ دیدہ و محراب دیکھنے کے لیے

یہ زندگی ہے اپنی کبھی خوش کبھی اُداس
اس کشمکش سے مجھ کو خدایا رہائی دے

(زیب النساء زیبی)

اس شمارے میں قلمی معاونت

رانا عبدالرزاق خان۔ عطاء القادر طاہر۔ سید حسن خان۔ آصف علی پرویز

پروف ریڈنگ

عبدالمنان اظہر۔ میر شفیق احمد۔ عبدالقدیر کوکب۔ بشیر احمد اختر

مینیجر

سید نصیر احمد

ترتیب و تزئین

خورشید احمد خادمؔ

ایک عظیم سائنس دان - پروفیسر عبدالسلام

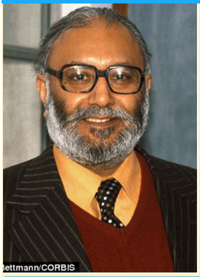

بین الاقوامی سینٹر کے بارے مشاہیر کے تاثرات

(پروفیسر آصف علی پرویز - لندن)..قسط:38

دوست: جب پروفیسر عبدالسلام صاحب کو 1979ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا تو کیا اس کا کچھ اثر بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبعیات International Centre For Theoretical Physics پر بھی پڑا؟

آصف: یقیناً پڑا اور بڑا مثبت پڑا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اس کے بانی ڈائریکٹر یعنی پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اس سنٹر کو کامیابی سے انتہائی بلندیوں تک پہنچایا بلکہ ساتھ ساتھ اپنی ذاتی تحقیق بھی جاری رکھی اور بالآخر سائنس کی دنیا کا سب سے بڑا انعام یعنی نوبل پرائز حاصل کیا۔

دوست: اٹلی کی حکومت تو اس سے بہت خوشی ہوئی ہوگی! نہ جانے میں کیوں یہ بات کہنے سے رک نہیں سکتا کہ کاش یہ سینٹر لاہور (پاکستان) میں پروفیسر عبدالسلام صاحب کی خواہش کے مطابق بنا ہوتا تو لاہور کی دُنیا میں کیا شان ہوتی؟

آصف: یقیناً آپ کی بات درست ہے۔ اور لاہور تو وہ شہر ہے جہاں میری پیدائش ہوئی۔ مجھے تو یقیناً اس بات کی اور بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ نوبل انعام پانے پر اپنی خواہش کا عملی اظہار اٹلی کی گورنمنٹ نے یوں کیا کہ اس سینٹر کی گرانٹ تقریباً پانچ گنا بڑھا دی تا کہ یہاں اور زیادہ تحقیق کا کام زور وشور سے جاری رہے۔

دوست: ٹریسٹ کا یہ مرکز تو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سائنسدانوں کی جنت بن گیا ہوگا اور سائنسدان جوق در جوق دنیا سے آتے ہوں گے۔

آصف: یقیناً ایسا ہی ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے والا سائنسدان ہوگا جس نے اس مرکز کا دورہ نہ کیا ہو۔ محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب (مرحوم) جو اس سینٹر کے ایسوسی ایٹ پروفیسر بن چکے تھے انہوں نے مجھے خود ایک دفعہ بتایا (جب میں لندن سے ربوہ انہیں ملنے کیلئے گیا تھا) کہ اس سال ان کی ملاقات اس سائنسدان سے ہوئی جسے اس سال نوبل انعام سے نوازا گیا تھا۔

دوست: کیا آپ کسی خاص کانفرنس کے بارے میں بتائیں گے جو یہاں ہوئی؟

آصف: سائنسی کانفرنس ہی تو اس ادارہ کا حسن ہے۔ 1989ء میں اس مرکز کو قائم ہوئے پچیس سال ہو گئے تھے۔ چنانچہ اس سال کی سائنسی کانفرنس تاریخ کا ایک نمایاں باب ہے جس میں دنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں نے تازہ ترین تحقیقات پر اپنے مقالے پڑھے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت تک ہزاروں تحقیقی مقالے اس سینٹر کے ذریعہ مختلف سائنسی رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور بے شمار ورکشاپ، سیمینار اور سائنسی کانفرنسیں یہاں منعقد ہو چکی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

دوست: یقیناً یہ تو پھر سائنسدانوں کی جنت ہے جہاں وہ آ کر نہ صرف علم کے موتی چنتے ہیں بلکہ جو تحقیقات دنیا میں وہ کر رہے ہیں اس کو یہی مرکز پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے کہ اپنی تحقیق دنیا کے سامنے پیش کریں۔ پروفیسر عبدالسلام کا سائنسی دنیا خاص طور پر تیسری دنیا کے سائنسدانوں پر یہ عظیم احسان ہے کہ نہ صرف انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود اس سینٹر کو قائم کیا بلکہ انہیں مواقع فراہم کئے کہ وہ یہاں آ کر نئے نئے سائنسی تحقیق سے مستفید ہوں۔

آصف: آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ اس کی تفصیل تو میں بعد میں بتاؤں گا لیکن صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی وفات کے بعد اس ادارے کا نام پروفیسر عبدالسلام کے نام پر رکھا گیا اور اب اس کا سرکاری نام ”عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس“ ہے

Abdus Salam International Centre

For Theoritical Physics

دوست: یہ تو بڑی ہی عظیم بات ہے۔ دنیا میں صرف ایک فزکس کا مرکز ہے اور اس کا نام بھی ایک عظیم محب وطن پاکستانی کے نام ہے۔ پاکستان کے لئے یقیناً یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بدقسمتی سے پاکستان کے کئی کوتاہ اندیش سیاستدان اور ملاں اس کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔

یہ بتائیں کہ آپ نے کب اس ادارے سے علیحدگی اختیار کی۔

آصف: آپ کی صحت آخری وقت میں بہت کمزور ہوگئی تھی اور آپ وہیل چیئر استعمال کرتے تھے۔ 1994ء میں آپ نے اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ تاہم آپ کو اس ادارہ کا صدر بنا دیا گیا۔

دوست: آپ کے استعفیٰ دینے کے بعد کون اس کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے؟

آصف: ارجنٹائن کے پروفیسر اینجل ویاسورو Professor Angel Viasoro کو اس کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔

دوست: پروفیسر عبدالسلام کے نام پر اس ادارے کو منسوب کرنے پر ضرور کوئی تقریب ہوئی ہوگی۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں بتا سکتے ہیں؟

آصف: کیوں نہیں مگر اگلی محفل میں۔

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے
شب غم بری بلا ہے
مجھے کیا بُرا تھا مرنا
اگر ایک بار ہوتا..!

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا..مبارک صدیقی

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا
وفا کے رشتے گلاب رکھنا
فصیلِ شب میں چراغ بن کے
یہ زندگی ماہتاب رکھنا

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا
وفا کے رشتے گلاب رکھنا

ہزار باتیں بنائے دنیا
ہزار دل کو دُکھائے دنیا
بُھلا کے ساری اذیتوں کو
اُٹھا کے کانٹے گلاب رکھنا

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا
وفا کے رشتے گلاب رکھنا

یہ سانپ حرص و ہوس کے چھوڑو
جو خواہشوں کے قفس ہیں توڑو
اِنہیں کے پیچھے بہشت چُھوٹی
نہ پال کر یہ عذاب رکھنا

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا
وفا کے رشتے گلاب رکھنا

یوں عشق کا امتحان دینا
کہ دل کے بدلے میں جان دینا
جو چاند چُھونے کی آرزو ہے
تو جستجو لاجواب رکھنا

سجا کے آنکھوں میں خواب رکھنا
وفا کے رشتے گلاب رکھنا